مؤرخ اسلام
حضرت مولانا قاضی اطہر صاحب مبارکپوری

حضرت راجہ سید مبارک مانک پوری
بانیٔ مبارکپور

حضرت راجہ سید مبارک چشتی مانک پوری رح متوفی دو شوال ۹۶۵ھ رحمۃ اللہ علیہ بانیٔ مبارکپور کے حالات کی تلاش زمانۂ طالب علمی سے رہا کرتی تھی بعض کتابوں میں ان کا نام ملتا تھا مگر مستقل حال نہیں ملتا تھا اور جو بندہ پائندہ کے مطابق دو نایاب و نادر اور قلمی کتابوں میں ان کے حالات مل گئے۔ گنج ارشدی اور بحر زخار، پہلی کتاب میں مفصل تذکرہ ہے اور دوسری میں مختصر ہے، یہ بات قابلِ تعجب اور ساتھ ہی باعث افسوس ہے کہ آج تک اُن کا حال باشندگانِ مبارکپور میں سے کسی نے معلوم کرنے کی کوشش کی، اور بہت سے لوگ ان کی جعلی قبر کو مرکزِ عقیدت بناتے رہے۔

راجہ سید مبارک بن راجہ سید احمد بن راجہ سید حامد چشتی مانک پوریؒ کے جدّ اعلیٰ راجہ سید حامد حضرت شیخ حسام الدین مانک پوری کے اجلّ خلفا میں سے ہیں۔ ان کے آبا و اجداد ترکستان کے شہر گردیز سے جو نواح غزنین میں ہے دہلی آئے پھر وہاں سے مانک پور کڑا میں آکر آباد ہوئے۔ اس خاندان کے بزرگ ہمیشہ اسلحہ بند سپاہیانہ زندگی بسر کرتے تھے، اس لئے مخدوم سید جلال الدین بخاریؒ اُن کو راجہ کا خطاب دیا جو اُن کے خاندان کے ناموں کا جزء بن گیا۔

حضرت راجہ سید مبارک یتیم پیدا ہوئے، دادا راجہ سید نورؒ نے اُن کی تعلیم و تربیت کی، وہ اپنے پوتے کو پیار کی وجہ سے "میاں ناکھو" کہا کرتے تھے، راجہ سید نور سے اپنے وقت کے مشہور مشائخ میں سے تھے، انھوں نے اپنے پوتے کی روحانی تعلیم و تربیت میں کمالِ توجہ سے کام لیا حتیٰ کہ ان کو خلافت عطا کی، اُن کا انتقال ۲۲ رمضان ۹۲۱ھ میں ہوا، اور راجہ سید مبارک اُنکے سجّادہ

نشین ہوئے۔ گنج ارشدی بس ہے" وید مرید جد بزرگوار خود حضرت مواجی سید نور در صغر گشت و خلافت ہم در آں ایام یافت"، خاندان حامدیہ چشتیہ کے مشائخ دینی علوم سے بظاہر بہت زیادہ حصہ نہیں رکھتے تھے، مگر روحانی و باطنی علوم و معرفت میں انکا مقام و مرتبہ بہت بلند تھا اور بڑے بڑے علما و مشائخ ان کے حلقہ ارادت و خلافت میں تھے۔ راجہ سید مبارک کے پردادا راجہ سید حامد شاہ مانِ شرقیہ جونپور کے دور میں جونپور آئے اس کے بعد سے اس خاندان کا دینی و روحانی تعلق دیارِ پورب سے ہوا اور اس علاقہ میں ان کے فیوض و برکات عام ہوئے یہ تعلق آخری دور تک رہا اور انھوں نے یہاں کئی بستیاں بسائیں، گنج ارشدی میں راجہ سید مبارک کے حالات بہت کم اور ان کے مزار وغیرہ کے بارے میں تفصیلات درج ہیں، بحرِ زخار میں ان کی ایک کرامت کا ذکر یوں ہے کہ راجہ سید مبارک کے صاحبزادے راجہ سید مجتبیٰ ابھی بارہ سال کے تھے کہ راجہ سید مبارک کا انتقال ہو گیا ان کی دایہ نے روتے ہوتے کہ صاحبزادے کی تعلیم و تربیت دے بغیر ان کے والد کا انتقال

ہو گیا ہے، یہ سنتے ہی راجہ سید مبارک زندہ ہو گئے اور کہا کہ مجتبیٰ کو تلقین کر کے ہم دنیا سے جائیں گے چنانچہ اس کے بعد پانچ تک زندہ رہے اور تمام خاندانی کانتوں کو ان کے حوالہ کر کے کہا کہ اب تمکو کسی اور کی حاجت نہیں ہے اس کے بعد انتقال کر گئے (بحر زخار قلمی ص۳۷۵) یہ بزرگوں کے لئے کرامت سازی کے دور کی باتیں ہیں، غالبًا راجہ سید مبارک سخت بیمار پڑ گئے تھے اور انکی زندگی سے ناامیدی ہو چلی تھی مگر بعد میں صحت یاب ہو گئے تھے، ویسے ان کے بلند مقام و مرتبہ کا اندازہ ان القاب سے ہوتا ہے۔ بحر زخار میں ان کا تذکرہ یوں شروع ہوتا ہے "آں روح روان رہروان، آں رہنمائے پیران، آں برگزیدۂ اللہ تبارک، ولی کامل حضرت سید مبارک خلف و خلیفہ راجہ سید نور است، از اعظم اولیا، صاحب کرامت، اکابر عاشقان، در تصوف و عشق مرتبہ بلند داشت (ص۳۷۵)

اور گنج ارشدی" ذکر قدرۂ اہل اللہ، و پیشوائے عرفاء اللہ تعالیٰ و تبارک سید مبارک "ص۷ جلد دوم قلمی۔ ان الفاظ و القاب سے راجہ سید مبارک کی روحانی عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے

انھوں نے اپنے دادا راجہ سید نور کے طریقہ پر ارشاد وتلقین اور عبادت وریاضت میں زندگی بسر کی، اور ان کے بہت کامل خلفاء ہوئے جنھوں نے خلق اللہ کی ہدایت کی، گنج ارشدی میں ہے "اکثر اولیائے مکمل مرید وخلیفہ آں حضرت بودند" یعنی بہت سے اولیائے کاملین اُن کے مرید وخلیفہ تھے، راجہ سید مبارک کی پہلی شادی ان کے خاندانی پیرو مرشد حضرت شیخ حسام الدین مانک پوری کے خاندان میں ہوئی مگر اس سے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی تو دوسری شادی مشہور عالم اور شارح ہدایہ مولانا الہداد جونپوری متوفی ۹۳۲ھ کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے چھ لڑکے پیدا ہوئے، مگر اب بھی مرشد کے خاندان کا ادب واحترام باقی رہا۔

خاندانی بزرگوں کی طرح راجہ سید مبارک نے جونپور اور اس کے اطراف میں رہکر ارشاد وتلقین کی، یہ شہنشاہ نصیر الدین ہما کا دار السلطنت تھا، اسی دور میں آپ نے اپنے نام سے مبارکپور آباد کیا جو پہلے قاسم آباد کے نام سے مشہور تھا اور ویران ہو گیا تھا (اعظم گڈھ گزیٹیر ۱۹۱۱ء صد صد ۲۶۱ ذکر مبارک پور)

راجہ سید مبارک کی وفات ۲ شوال ۹۶۵ھ میں مانک پور میں ہوئی، گنج ارشدی میں ہے "وفات آنحضرت دوم شوال در سنہ نہ صد، شصت و پنج است" تاریخ وفات اس مصرع سے معلوم ہوتی ہے "بحق شد راجی سید مبارک" ان کا مزار انکی حویلی کے اندر ہی ایک گنبد کے اندر تھا، اس میں تین قبریں تھیں، پہلی قبر راجہ سید نور کی، دوسری قبر شرقی کی طرف راجہ سید مبارک کی اور تیسری قبر ان کے صاحبزادے راجہ سید مصطفےٰ کی ہے (گنج ارشدی)

راجہ سید مبارک کے چھ صاحبزادوں میں دو حضرات کے حالات ملتے ہیں۔ جو اپنے وقت کے مشائخ میں تھے، ایک راجہ سید مصطفےٰ جو اکبر بادشاہ کے درباری علماء مشائخ میں سے تھے دوسرے صاحبزادے مشہور بزرگ راجہ سید .. ہیں جن کے صاحبزادے راجہ سید احمد حلیم اللہ ہیں۔ جو حضرت دیوان محمد رشید جونپوری کے پیر ومرشد ہیں۔

حضرت راجہ سید مبارک اور ان کے خاندان کے بزرگوں کے تفصیلی حالات کیلئے ہماری کتاب دیار پورب میں علم وعلماء اور تذکرہ علمائے مبارکپور کا مطالعہ کرنا چاہئے